وَاعْتَصِمُوا
امیر المجاہدین علامہ خادم حسین رضوی
اور
ان کے افکار
مدیر
ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی
معاونین
مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی
مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری
اہل السنۃ
للتحقیق الکتب والطباعۃ والنشر
www.facebook.com/darahlesunnat

واعظ الجمعہ

امیر المجاہدین علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور ان کے اَفکار

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

امیر المجاہدین علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور ان کے اَفکار

الحمد لله ربِّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلهِ وصحبهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسم الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلهِ وصَحبهِ أجمعين.

برادرانِ اسلام! مصطفی جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عاشقِ صادِق، پاسبانِ ختمِ نبوّت، مُحافظِ ناموسِ رسالت، قائدِ ملّتِ اسلامیہ، امیر المجاہدین، شیخ الحدیث حضرت علّامہ حافظ خادم حسین رضوی نقشبندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ذات کسی تعارُف کی محتاج نہیں، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ہمہ گیر شخصیت کئی زاویوں سے بےنظیر وبے مثال ہے، آپ قدّس سرّہٗ نے پوری زندگی شریعتِ محمدیّہ کی پَیروی اور سنّتِ مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ترویج واِشاعت میں بسر کی، بلاشبہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پندرہویں صدی ہجری کے امامِ انقلاب، امامِ غیرت وحَمیت، محدِّث، اور مُحافظِ ناموسِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھے، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُمّتِ مسلمہ کی بیداری سمیت متعدّد تجدیدی کارہائے نمایاں انجام دیے، اور اسلام مخالف فتنوں کے خلاف عَلَمِ جہاد بلند فرمایا!۔

ولادتِ باسعادت

علّامہ خادم حسین رضوی صاحب رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی ولادتِ باسعادت ۳ ربیع الاوّل ۱۳۸۶ھ/۲۲ جون ۱۹۶۶ء کو "نکہ کلاں" ضلع اٹک میں ہوئی، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے والدِ محترم کا نام لعل خان اعوان ہے، آپ کی چار ۴ بہنیں اور ایک بڑا بھائی ہے، بڑے بھائی کا نام امیر حسین رضوی ہے۔

تعلیم وتربیت

عزیزانِ محترم! علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے ہوش سنبھالتے ہی گھر میں دینی ماحول دیکھا! لہذا دین کی طرف آپ کا رجحان ایک فطری اَمر تھا، یہی وجہ ہے کہ دنیاوی تعلیم کے طور پر آپ نے اسکول میں صرف چار ۴ جماعتیں پڑھیں، اس کے بعد حفظِ قرآنِ کریم کی طرف مائل ہوئے۔ جس وقت آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے حفظِ قرآنِ کریم کی غرض سے ضلع جہلم کی طرف رختِ سفر باندھا، تب آپ کی عمر صرف آٹھ ۸ برس تھی۔

جُون ۱۹۷۴ء میں اٹک سے جہلم تشریف لائے، اور مدرسہ "جامعہ غوثیہ اِشاعت العلوم" میں قاری غلام یاسین صاحب رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے حفظِ قرآنِ کریم کا آغاز کیا۔ ابتدائی بارہ ۱۲ پارے اسی مدرسہ میں حفظ کیے، اس کے بعد آخری اٹھارہ ۱۸ پارے مشین محلّہ نمبر ۱ کے "دار العلوم" میں حفظ کیے، جس وقت آپ نے حفظِ قرآنِ کریم کی تکمیل کی، تب آپ کی عمر بارہ ۱۲ برس تھی۔

بعد اَزاں شوّال ۱۳۹۹ھ/ستمبر ۱۹۷۹ء میں قراءَت کورس کے سلسلہ میں جہلم سے دینہ (ضلع جہلم) تشریف لے گئے، وہاں "جامعہ رضویہ احسن القرآن" میں آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے تقریبًا ایک سالہ قراءَت کورس مکمل کیا، اور شعبان ۱۴۰۰ھ/جون ۱۹۸۰ء میں فراغت پائی۔ ۱۴۰۱ھ/۱۹۸۱ء میں صرف پندرہ ۱۵ سال کی عمر میں عالمِ

دِین بننے کی غرض سے "جامع مسجد وزیر خان" لاہور میں "قاری منظور حسین صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ" کی خدمت میں حاضر ہوئے، انہوں نے آپ کو اہلِ سنّت کی شہرۂ آفاق دینی درسگاہ "جامعہ نظامیہ لاہور" میں داخل کرادیا، جامعہ کے تعلیمی ریکارڈ (Educational Record) کے مطابق داخلے کی مصدّقہ تاریخ ۱۲ستمبر ۱۹۸۱ء بروز ہفتہ ہے، علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے وہاں آٹھ ۸ سالہ درسِ نظامی (عالم کورس) مکمل کیا۔ شعبان ۱۴۰۸ھ/مارچ ۱۹۸۸ء میں ۲۲ سال کی عمر میں آپ کا دورۂ حدیث شریف مکمل ہوا، تب آپ کو دستارِ فضیلت عطا کی گئی[۱]۔

اساتذۂ کرام

حضرت علّامہ خادم حسین رضوی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جن اکابر علمائے اہلِ سنّت اور اساتذۂ کرام سے اکتسابِ فیض کیا، ان میں سے بعض کے اسمائے گرامی یہ ہیں:

(۱) ملک المدرّسین علّامہ مفتی عطا محمد بندیالوی، (۲) استاذ الاساتذہ مفتیٔ اعظم پاکستان محمد عبد القیوم ہزاروی، (۳) شیخ الحدیث مفتی محمد عبد اللطیف نقشبندی، (۴) استاذ العلماء علّامہ محمد رشید نقشبندی کشمیری، (۵) شرفِ ملّت علّامہ عبد الحکیم شرف قادری، (٦) استاذ العلماء علّامہ حافظ عبد الستار سعیدی، (۷) محققِ اہلِ سنّت علّامہ محمد صدّیق ہزاروی۔

درس وتدریس

حضراتِ گرامی قدر! شیخ الحدیث حضرت علّامہ مولانا خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے شوّال المکرّم ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء میں "جامعہ نظامیہ رضویہ" لاہور سے

---

(۱) دیکھیے: "ماہنامہ النظامیہ "امیر المجاہدین نمبر، حیاتِ امیر المجاہدین پر ایک نظر، ص۱۵۔

تدریس کی صورت میں، اپنی عملی زندگی کا آغاز فرمایا، اور بہت جلد اپنی تدریسی قابلیت اور خوش مزاجی کی بنا پر طلباء میں خوب مقبول ہو گئے۔

علاّمہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے "جامعہ نظامیہ رضویہ" لاہور میں تقریبًا ۲۵ سال تک تدریس فرمائی، ۱۹۹۰ء سے لے کر ۲۰۰۶ء تک ہزاروں طلباء کو "علم الصَرف" (عربی گرامر) میں ماہر بنایا۔ آپ نے ۲۰۰۷ء سے ۲۰۱۵ء تک بطورِ شیخ الحدیث "سنن ِابی داوٗد"، "سننِ نَسائی"، "سننِ ابنِ ماجہ" اور "آثار السنن" جیسی عظیم کتبِ حدیث کا باقاعدہ درس دیا۔ "جامعہ نظامیہ لاہور" کے سابقہ سالانہ نظام الاوقات (Time Table) میں بطورِ شیخ الحدیث آپ کا اسمِ گرامی آج بھی موجود ہے۔

انتہائی محتاط اندازے کے مطابق زمانۂ تدریس کے آخری ۹ سالوں میں آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے صرف دورۂ حدیث شریف پڑھنے والے علماء کی تعداد پندرہ سو ۱۵۰۰ سے زائد ہے، جبکہ تدریس کے ابتدائی ۱۶ سالوں میں آپ سے "علم الصَرف" (عربی گرامر) پڑھنے والے ہزاروں طلبہ کا تو شمار ہی نہیں !۔

چند مشہور تلامذہ

عزیزانِ مَن! شیخ الحدیث علاّمہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے ہزاروں شاگرد علماء میں سے چند کے اسمائے گرامی حسبِ ذیل ہیں:

(۱) حضرت مولانا شریف بلوچ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ (گڑھی خیرو، سندھ)، (۲) مولانا غلام مصطفیٰ شاہ صاحب (استادِ جامعہ نظامیہ، شیخوپورہ)، (۳) مولانا غلام غوث بغدادی (امیرِ سندھ، تحریک لبیک پاکستان)، (۴) ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی (ابوظبی)، (۵) مولانا احمد رضا سیالوی (استاد جامعہ نظامیہ لاہور)، (۶) صاحبزادہ علاّمہ غلام مرتضیٰ ہزاروی (مہتمم جامعہ نظامیہ شیخوپورہ)، (۷) مولانا مفتی محمد عبد اللطیف

چشتی (خطیبِ بیلجیم)، (۸) مولانا محمد انوار الرسول مرتضائی (مرکزی صدر مجلس علمائے نظامیہ پاکستان)، (۹) مولانا مظہر حسین چشتی (خطیبِ مسجدِ خضری، گلاسکو، اسکاٹ لینڈ)، (۱۰) مولانا مفتی محمد طاہر تبسم قادری، لاہور، (۱۱) مولانا لیاقت حسین اظہری، کراچی، (۱۲) مولانا مفتی محمد آصف عبداللہ قادری، کراچی، (۱۳) مولانا سجاد رضوی، چیئرمین الفیض ٹرسٹ، یوکے، (۱۴) مولانا قاضی سعید الرحمن قادری (UK)۔

علاوہ ازیں جامعہ نظامیہ شیخوپورہ کے کم وبیش تمام اساتذۂ کرام کو بھی، قبلہ شیخ الحدیث حضرت علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے شرفِ تلمّذ حاصل ہے۔

بیعت وِارادت

پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت، واقفِ رُموزِ حقیقت، حضرت علّامہ مولانا خادم حسین رضوی نقشبندی رحمۃ اللہ تعالی علیہ رُوحانی طور پر "سلسلۂ نقشبند" میں، الحاج خواجہ محمد عبدالواحد صدّیقی مجدّدی نقشبندی، المعروف "حاجی پیر صاحب رحمۃ اللہ تعالی علیہ" (جہلم پاکستان) سے مرید تھے، یہ ایک مشہور صوفی بزرگ جناب قاضی محمد صادِق صاحب رحمۃ اللہ تعالی علیہ المعروف "خواجۂ عالَم" (گُلہار شریف کوٹلی آزاد کشمیر) کے بڑے صاحبزادے ہیں[1]۔

اجازت وخلافت

حضراتِ ذی وقار! امامِ غیرت وحَمیت، علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی ناقابلِ فراموش دینی خدمات کے پیشِ نظر، نبّاضِ قوم حضرت علّامہ "مفتی ابو داوٗد محمد صادق قادری رضوی صاحب" (گوجرانوالہ پاکستان)، اور نبیرۂ اعلی حضرت، حضور تاج الشریعہ "مفتی محمد اختر رضا خان قادری ازہری" (بریلی شریف انڈیا) رحمۃ اللہ علیہما

---

(۱) دیکھیے: خادم حسین رضوی آزاد دائرۃ المعارف، وکیپیڈیا۔

جیسی عظیم ہستیوں نے، انہیں سلسلۂ "عالیہ قادریہ رضویہ" کی عظیم الشان اِجازت وخلافت سے بھی نوازا، لیکن آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے عام پیروں کی طرح آستانہ بنا کر مرید بنانے، اور نذرانے وصول کرنے کے بجائے، عزیمت کا پُرخار راستہ اختیار فرمایا، اور ناموسِ رسالت صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خاطر عملی طور پر جدوجہد کو ترجیح دی۔

آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ مروَّجہ پیری مریدی میں پائی جانے والی خُرافات کے بہت بڑے ناقد رہے، اور ہمیشہ پیرانِ عظام کو یہ دعوتِ فکر دیتے رہے کہ "گدیاں چھوڑ کر آستانوں سے باہر نکلو، حضورِ اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی ناموس پر پہرہ دو، عقیدۂ ختمِ نبوّت کے تحفظ کو یقینی بناؤ، اگر دین کو واقعی تخت پر لانا چاہتے ہو تو دعاؤں کے ساتھ ساتھ میدانِ عمل میں بھی آؤ، اپنے اپنے مریدین میں مصطفی جانِ رحمت صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی عزّت وناموس کی خاطر مر مٹنے کا جذبہ پیدا کرو، اور اس عظیم مقصد کی خاطر سب سے پہلے خود اپنے آپ کو پیش کرو!"۔

اَزواج واَولاد

جانِ برادر! علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اپنے والدین کی مرضی سے شادی کی، آپ کے والدِ محترم جناب "لعل خان اعوان" نے اپنے چھوٹے بھائی کی بیٹی سے آپ کا رشتہ طے کیا، ۱۹۹۳ء میں محکمۂ اوقاف پنجاب میں بطورِ خطیب ملازمت کے بعد یہ شادی انجام پائی۔ امیر المجاہدین علّامہ حافظ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی سعادتمند اَولاد میں دو ۲ بیٹے اور چار ۴ بیٹیاں ہیں، بیٹوں کے نام یہ ہیں:

(۱) حافظ مولانا محمد سعد حسین رضوی صاحب (مرکزی امیر تحریک لبیک پاکستان)۔

(۲) مولانا محمد انَس حسین رضوی صاحب۔

علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اپنے دونوں بیٹوں کی تربیت اسلامی تعلیمات کے مطابق فرمائی، دونوں بیٹے حافظِ قرآن، صوم وصلاۃ کے پابند، باشرع

وباعمل ہیں۔ بڑے صاحبزادے مولانا محمد سعد حسین رضوی، درسِ نظامی (عالم کورس) کی تکمیل کر کے دستارِ فضیلت حاصل کر چکے ہیں، اور اپنے والدِ گرامی کے مشن "تحفظِ ناموسِ رسالت" کو جاری رکھے ہوئے ہیں، جبکہ چھوٹے بیٹے مولانا محمد انَس حسین رضوی بھی گزشتہ سال ۲۰۲۱ء میں "جامعہ نعمانیہ" لاہور سے درسِ نظامی کی تکمیل کرکے دستارِ فضیلت حاصل کر چکے ہیں، اور اپنے والدِ گرامی کے مشن پر گامزن ہیں۔

یادگارِ تصنیفات

میرے محترم بھائیو! شیخ الحدیث حضرت علّامہ مولانا حافظ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا زیادہ تر وقت تدریس اور خطابت میں گزرا، جس کے باعث آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو تحریر وتصنیف کے لیے بہت کم وقت میسّر آیا، اس کے باوُجود قبلہ امیر المجاہدین نے تین ۳ یادگار تصنیفیں چھوڑیں:

(۱) تیسیر ابواب الصَرف (۶۸۰ صفحات)

(۲) تعلیلاتِ خادِمیہ (۶۷۷ صفحات)

اس کتاب کے بارے میں امام الصَرف علّامہ خادم حسین رضوی صاحب رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے ایک ٹی وی انٹرویو (TV Interview) میں ارشاد فرمایا کہ "تعلیلاتِ خادمیہ" جیسی کتاب، گزشتہ چودہ سو ۱۴۰۰ سالوں میں نہیں لکھی گئی"[1]۔

(۳) فقیہِ اسلام امام احمد رضا خان بریلوی بحیثیت مرجع العلماء (۳۱ صفحات)[2]۔

---

(۱) دیکھیے: "قائدِ ملّتِ اِسلامیہ علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ" تصنیفات، ص۳۵، ۳۶۔

(۲) ایضاً، ص۳۶۔

مختلف زبانوں پر عبور

حضراتِ گرامی قدر! شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علاّمہ خادم حسین رضوی کی مادری زبان پنجابی تھی، تاہم انہیں وطنِ عزیز کی قومی زبان اُردو کے علاوہ عربی اور فارسی پر بھی مکمل عبور حاصل تھا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی جوش اور وَلوَلے سے بھرپور تقاریر ان چاروں زبانوں کے حسینِ امتزاج پر مشتمل ہوا کرتیں، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جہاں پنجابی زبان میں اپنے منفرِد اور جلالی انداز میں عظمتِ اسلام کا ذکر کرتے، وہیں اپنے مَوقِف کی تائید میں آیاتِ قرآنیہ اور عربی احادیث بھی پڑھ کر سنایا کرتے، اور ساتھ ہی ساتھ امام بوصیری، شیخ سعدی، امامِ اہلِ سنّت اعلیٰ حضرت بریلوی، اور قلندرِ لاہوری ڈاکٹر اقبال رحمۃ اللہ علیہم کے عربی، فارسی اور اردو اَشعار کے ذریعے، ایک سماں باندھ دیا کرتے، اور اپنے سامعین کے جوش و جذبے میں اتنی کڑکتی بجلیاں بھر دیتے، اور اُن کے لہو کو اس قدر گرما دیتے، کہ ہر طرف سے یہی صدائیں بلند ہونے لگتیں ؏

دیکھو دیکھو کون آیا؟ محمدِ عربی کا دین آیا

عزّت لایا، عظمت لایا، امن سکون محبت لایا!

تاجدارِ ختمِ نبوّت زندہ باد، زندہ باد

لبیک! لبیک! لبیک یارسولَ اللہ!

مضبوط قوّتِ حافظہ

حضراتِ محترم! شیخ الحدیث علاّمہ حافظ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بہت قوی یاداشت کی حامل شخصیت تھے، آپ کو قرآنِ پاک بہت اچھی طرح یاد تھا، قرآنِ پاک

کے تمام صیغے "الحمد شریف" سے "والناس" تک آپ کو اَزبر تھے[1]۔ حفظِ قرآن اس قدر پختہ تھا کہ ایک بار تحدیثِ نعمت کے طور پر بیان کرتے ہوئے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ "اگر میں چاہوں تو ایک رکعت میں سارا قرآنِ پاک زبانی پڑھ سکتا ہوں"۔ صرف یہی نہیں بلکہ ایک بار تو رمضان شریف کے مبارک ایام میں، پورا قرآنِ پاک صرف ایک دن میں ختم فرمایا۔ اسی طرح "فتاویٰ رضویہ شریف" کا خطبہ، امامِ اہلِ سنّت سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ اور قلندرِ لاہوری ڈاکٹر اقبال کے سینکڑوں اَشعار بھی آپ کو مع شرح زبانی یاد تھے۔

وَلولہ انگیز اور مؤثِر اندازِ خطابت

رفیقانِ ملّتِ اِسلامیہ! قائدِ ملّتِ اسلامیہ حضرت علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے مُدلل، مؤثِر اور وَلولہ انگیز اندازِ خطابت کے سبب دنیا بھر میں معروف ومقبول تھے، حضرت کی تقاریر مسلمانوں کے ساتھ ساتھ دیگر مذاہب کے لوگ بھی سنا کرتے، تقریر کی زبان اکثر پنجابی ہوا کرتی، مگر اس میں عربی، فارسی اور اُردو ادب کا بھی حسین ترین اِمتزاج ہوا کرتا۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تا دمِ حیات تحفظِ "عقیدۂ ختمِ نبوّت" اور "ناموسِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم" کے مُعاملے میں اٹل اور اُصولی مَوقِف اپنائے رکھا، تقاضائے ایمانی کے سبب گستاخانِ رسول اور ان کے سہولت کاروں کے لیے، آپ کسی قسم کی رعایت کے ہرگز رَوادار نہیں تھے، جبکہ حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے غلاموں کے ساتھ حضرت کا رویہ انتہائی مُشفقانہ اور عاجزانہ ہوا کرتا تھا۔

---

(۱) دیکھیے: https://www.youtube.com/watch?v=R_-dvH-8gJI.

ناموسِ رسالت ﷺ پر مسلسل حملوں کے باعث، علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی تقریروں میں تمام مسلمانوں کے جذبات کی ترجمانی کرتے ہوئے، عالَمِ کفر اور حکمرانوں کی مغرب نوازی پر کڑی تنقید فرمایا کرتے، قبلہ امیر المجاہدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی یہی عادتِ مبارکہ ہمارے حکمرانوں، لادِینوں (Liberals)، موم بتی مافیا اور یہود و نصاریٰ کو ایک آنکھ نہ بھاتی۔ حکومتی ہدایات پر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نشریات پر مسلسل بندش (Media Blackout) کی گئی، "گیرٹ ویلڈرز" (Geert Wilders) جیسے گستاخانِ رسول اور انڈین میڈیا جیسے وطن دشمن عناصر، حضرت کو عالَمی سطح پر ایک انتہا پسند اور شدّت پسند مذہبی رَہنما کے طور پر پیش کیا کرتے تھے۔

قبلہ امیر المجاہدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ساری زندگی اپنی ذات پر کیے جانے والے اعتراضات، اور بے بنیاد منفی تأثر کو زائل کرنے کی کوئی کوشش نہیں فرمائی، "عقیدۂ ختمِ نبوّت" اور "تحفظِ ناموسِ رسالت ﷺ" کا مسئلہ ہمیشہ حضرت کی اوّلین ترجیح رہا، حضرت نے تقریبًا اپنی ہر تقریر میں اسی موضوع پر بات کی، اور اس کی اَہمیت کو اُجاگر کرنے کے لیے مسلسل کوشش کرتے رہے۔ نتیجۃً آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مؤثِر اندازِ خطابت نے لاکھوں نوجوانوں کی زندگیاں بدل کر رکھ دیں، جو لوگ کَل تک غیروں کے گُن گاتے تھے، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُن کی زبانوں پر "لبیک یا رسولَ اللہ" کا نعرہ جاری کرا دیا، جو لوگ شیطان کے چنگل میں پھنسے ہوئے تھے، انہیں رسول اللہ ﷺ کی ناموس کا پہرے دار بنا دیا۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مؤثر تقریریں حرارتِ ایمانی کا سبب ہوا کرتیں، لہٰذا آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی وَلولہ انگیز اور جوش و جذبہ سے بھرپور آواز کو خاموش کرانے کے لیے، وقت کے فرعونوں نے ہر ممکن کوششیں کی، مہینوں آپ کو جیل میں قید رکھا، اَذیتیں دیں، ڈرایا

دھمکایا، آپ پر دہشتگردی سمیت سینکڑوں مقدّمات قائم کیے، مگر اللہ کی توفیق سے آپ کے پایۂ استقلال واستقامت میں کوئی تزلزُل نہیں آیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہمیشہ ہر میدان میں سُرخرو ہوکر مزید آگے نکلتے رہے، اور زندگی کی آخری سانس تک حق بیان کرتے رہے، ع

گرچہ معذور تھا پھر بھی لڑتا رہا
بابا خادِم کی ہمت پہ لاکھوں سلام![1]

اِقبالیات میں مہارت

علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو قلندرِ لاہوری علّامہ اقبال علیہ الرحمۃ کے کلام پر اس قدر عبور حاصل تھا، کہ بڑے سے بڑا ماہرِ اقبالیات بھی ان کے آگے طفلِ مکتب دکھائی دیتا ہے۔ آپ نے ڈاکٹر اقبال کی شاعری کے ذریعے مسلمانوں کے قُلوب واَذہان میں، اقبال کے فلسفہ خودی کو اُجاگر کردیا، بلکہ اگر یوں کہا جائے تو ہرگز مُبالغہ نہ ہوگا کہ "کلامِ اقبال پڑھنے کا حقیقی معنیٰ میں اگر کسی نے حق ادا کیا ہے، تو وہ علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ذات ہے"۔

والدین کی فرمانبرداری

علّامہ خادم حسین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہزاروں علماء کے استاد، پاکستان کی تیسری بڑی سیاسی جماعت کے امیر ہونے کے باوُجود، اپنے والدین کے انتہائی فرمانبردار بیٹے تھے، آپ نے ہمیشہ اپنے کارکنان کو بھی یہی تربیت دی، کہ والدین کی نافرمانی ہرگز نہ کرنا، ہمیشہ ان کے فرمانبردار بن کر رہنا؛ کہ فلاح، کامیابی اور کامرانی کا حقیقی ذریعہ ان کی ذات ہے!۔

---

(۱) دیکھیے: "قائدِ ملّتِ اسلامیہ علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ" باب ۴ منظوم مناقب، ص ۲۱۵۔

عاجزی وانکساری کے پیکر

امیر المجاہدین علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ ایک سخت گیر عالمِ دین کے طور پر زیادہ مشہور ہوئے، لیکن آپ کی سختی اور آپ کا جلال صرف ختمِ نبوّت اور ناموسِ رسالت کے منکِروں کی حد تک تھا، جن لوگوں نے آپ کی ذاتِ مبارکہ کا قریب سے مشاہدہ کیا ہے، وہ اس بات کا برملا اعتراف کرتے ہیں، کہ قبلہ امیر المجاہدین رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ عاجزی وانکساری کے پیکر تھے، اتنی بڑی تحریک کا سربراہ ہونے کے باوُجود، کبھی آپ کے انداز اور گفتار میں غرور وتکبّر نہیں دیکھا گیا، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے جلسے جلوسوں میں اپنے نام کا نعرہ کبھی نہیں لگنے دیا۔

رسولِ کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے محبت اور وفاداری

برادرانِ اِسلام! امامِ غیرت وحَمیت، عاشقِ صادق، شیخ الحدیث حضرت علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ، مصطفی جانِ رحمت صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ایک سچے عاشق تھے، حضرت نے اپنی ساری زندگی محبتِ رسول کے سمندر میں غوطہ زَن ہو کر گزاری، آپ علیہ الرحمۃ کی ہر تقریر عشقِ رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے عبارت ہوا کرتی، آپ فرماتے کہ "عشقِ رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مجھے اپنی ماں کی گود سے ملا ہے، میری والدہ اٹھتے بیٹھتے ہر بات پر "صدقے یارسولَ اللہ" کہا کرتیں، ان کا یہ جملہ میرے لاشُعور میں بس گیا"(۱)۔

حضرت علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرمایا کرتے کہ "ہمیں یہ جسم مصطفی جانِ رحمت صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس پر قربان کرنے کے لیے دیا گیا ہے، جب ہمارا مرنا برحق ہے، تو پھر بندہ کیوں نہ نامِ مصطفی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر جان قربان کر کے عزّت سے مرے"۔

---

(۱) "ماہنامہ النظامیہ" "امیر المجاہدین نمبر، امیر المجاہدین کی سوانحِ زندگانی انہی کی زبانی، صـ۲۸۔

میرے محترم بھائیو! انصاف پسند مؤرّخ ضرور لکھے گا، کہ ہر مکتبۂ فکر اور جماعت سے تعلّق رکھنے والے علماء نے، نظریاتی اختلاف کے باوُجود بھی، حضرت کے جذبۂ عشقِ رسول ﷺ کی صداقت کا برسرِ منبر اعتراف کیا، یہاں تک کہ الیکٹرانک میڈیا (Electronic Media) اور پرنٹ میڈیا (Print Media) سے تعلق رکھنے والے صحافیوں اور تجزیہ نگاروں سمیت، علّامہ رضوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے تمام سیاسی مخالفین بھی یہ کہنے پر مجبور ہوگئے، کہ ہمارا اختلاف اپنی جگہ لیکن علّامہ خادم حسین رضوی کی رسولِ کریم ﷺ سے محبت اور وفا داری، ہر شک وشبہ سے بالاتر ہے!۔

مُشاجَراتِ صحابہ سے متعلق امیر المجاہدین رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا مَوقِف

عزیزانِ محترم! امیر المجاہدین شیخ الحدیث علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ، مُشاجَراتِ صحابہ پر رائے زنی کے ہرگز قائل نہیں تھے، اس حوالے سے آپ علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں کہ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم اللہ تعالی کے محبوب اور حضورِ اکرم ﷺ کے فیض یافتہ لوگ ہیں، ان کے مُعاملات ان کے پاس، ہمیں کس نے قاضی بنایا ہے کہ ہم اُن کے درمیان فیصلہ کریں" آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی المرتضی ۔کرّم اللہ تعالی وجہہ۔ اور سیّدنا امیر مُعاویہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے ما بین ہونے والے مُعاملات سے متعلق امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فاضلِ بریلی کا یہ جملہ پڑھا کرتے: "حق بدست حیدرِ کرّار، مگر مُعاویہ بھی ہمارے سردار، طعن اُن پر بھی کارِ فجار"۔ امیر المجاہدین نے حُبِ علی رضی اللہ تعالٰی عنہ کی آڑ میں، کبھی کسی بھی صحابی رضی اللہ تعالٰی عنہ پر زبان درازی کو گوارا نہ کیا! جب بعض لوگوں نے سیّدنا امیر مُعاویہ اور سیّدنا ابوسفیان رضی اللہ تعالٰی عنہما کے مُعاملے میں اپنے بُغضِ باطن کو ظاہر

کیا، توقبلہ امیر المجاہدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس پر انتہائی سخت ردِ عمل کا اظہار فرمایا(۱)۔

امامِ اہلِ سنّت سے عقیدت و محبت اور رضوی نسبت

حضراتِ گرامی قدر! علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے انتہائی عقیدت و محبت رکھتے تھے، اور محبت کا یہ رشتہ زندگی بھر قائم ودائم رہا، بلکہ یوں کہیے کہ "ہر گزرتے وقت کے ساتھ اس رشتے کی شدّت وقوّت میں اضافہ ہوتا رہا، اور عقیدت کی ڈور مضبوط سے مضبوط تر ہوتی چلی گئی"۔

امامِ اہلِ سنّت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے عقیدت و محبت کا یہ رشتہ، جب "حدائقِ بخشش" کے مُطالعہ سے شروع ہو کر "فتاوی رضویہ" تک پہنچا، تو رضویت کے بحرِ بے کراں میں مستغرق ہو کر رہ گئے، جب رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے امامِ اہلِ سنّت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی سچی محبت اور عشق کے مزید مَظاہر دیکھے تو "رضوی" نسبت کو، نہ صرف اپنے نام کا حصہ بنا لیا، بلکہ اپنے قول و فعل سے خود کو ایک پکّا سچا رضوی ثابت بھی کیا، اور پھر ساری دنیا نے دیکھ لیا کہ ایک حقیقی "رضوی شیر" کی آن بان شان کیسی ہوتی ہے! ساری دنیا گواہ ہے کہ اس رضوی شیر کی ایک للکار سے عالَمِ کفر پر لرزا طاری ہوا کرتا، یہ وہ "کِلکِ رضا" تھا جس کے کاری وار سے بچنے کے لیے گستاخانِ رسول کو اپنی جان کے لالے پڑ جاتے، وہ گستاخانہ خاکوں جیسی شر انگیزی اور فساد کو، بُھول کر اپنی خیر مناتے پھرتے ؏

کِلکِ رضا ہے خنجرِ خونخوار برق بار

اَعداء سے کہہ دو خیر منائیں، نہ شر کریں!(۲)

---

(۱) "ماہنامہ النظامیہ "امیر المجاہدین نمبر، جانے والے تیرے قدموں کے نشاں باقی ہیں، ص۱۱۱۔

(۲) "حدائقِ بخشش "اہلِ صراط رُوحِ امیں کو خبر کریں، ص۹۸۔

علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اگرچہ نقشبندی سلسلۂ طریقت میں مرید تھے، لیکن انہوں نے "عقیدۂ ختمِ نبوّت" اور "ناموسِ رسالت ﷺ" پر پہرہ دے کر، عملی طور پر یہ ثابت کر دکھایا کہ "رضویت صرف کسی سلسلۂ طریقت کا نام نہیں، بلکہ غیرت وحَمیت اور ایک نظریے کا نام ہے"۔

علّامہ رضوی کی وطنِ عزیز پاکستان سے محبت

میرے محترم بھائیو! علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے وطنِ عزیز پاکستان سے بے حد محبت رکھتے تھے، اکثر وبیشتر نوجوان نسل کو دو ۲ قومی نظریہ کے بارے میں آگاہی دیتے ہوئے فرمایا کرتے کہ "پاکستان جن مقاصد کے لیے بنا ہے اُن مقاصد کو سنا کریں"[۱]۔ ایک ٹی وی چینل کو انٹرویو دیتے ہوئے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ "پاکستان جس مقصد کے لیے بنا، اس مقصد سے رُوگردانی کی وجہ سے حالات خراب ہوئے"[۲]۔

امیر المجاہدین کی نظر میں مسئلۂ کشمیر کا واحد حل

حضراتِ ذی وقار! مقبوضہ کشمیر دنیا کا وہ خطّہ ہے، جہاں بھارتی فوج کے ہاتھوں، گزشتہ تقریباً ۷۳ برس سے بے گناہ کشمیری مسلمانوں کا قتلِ عام جاری ہے، آزادی جیسے بنیادی حق کا مُطالبہ کرتے کرتے، چار ۴ نسلیں اپنی جانیں قربان کر چکی ہیں، لیکن انسانی حقوق کی نام نہاد تنظیمیں اور اقوامِ متحدہ (United Nations) اس پر مجرِمانہ خاموشی اختیار کیے ہوئے ہیں، نیز اقوامِ عالَم کو بے خبر رکھنے کے لیے بینَ

---

(۱) دیکھیے: https://www.youtube.com/watch?v=tjMbb1PQMHQ.

(۲) دیکھیے: https://rizvimediaworld.com/bio-of-khr-by-yasir-arfaat /

الاَقوامی میڈیا (International Media) کو وہاں جانے کی اجازت تک نہیں، پاکستانی حکومت بھی عملی اِقدامات کے بجائے پانچ ۵ فروری کو "یومِ کشمیر" (Kashmir Day) مناکر سمجھتی ہے کہ اِظہارِ یکجہتی کا حق ادا ہوگیا۔

امیر المجاہدین علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اکثر اوقات مسئلۂ کشمیر پر گفتگو کرکے، حکومت اور اَفواجِ پاکستان کو جھنجھوڑتے رہتے۔ کشمیری مسلمان مَردوں، عورتوں اور بچوں پر ہونے والے مَظالم، اور جانوروں سے زیادہ بد تر سُلوک پر اَقوامِ عالَم کی توجّہ مبذول کراکے اِتمامِ حُجت فرماتے رہتے، پون صدی گزر جانے کے باوُجود کوئی حل نہ نکلنے کے بعد، علّامہ خادم حسین رضوی کے نزدیک مسئلۂ کشمیر کا واحد حل اب جنگ ہے، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حکمرانوں کو مخاطَب کر کے ارشاد فرماتے کہ "کشمیر کا مسئلہ بات چیت یا چوراہوں پر آدھا گھنٹہ کھڑے ہوکر احتجاج کرنے سے حل نہیں ہوگا! بلکہ یہ ایسے آزاد ہوگا جیسے مکّہ فتح ہوا، جیسے بدر فتح ہوا، آپ (حکمران) سرکاری ملازمین کو احتجاج کے لیے چوراہوں پر کھڑا کردیتے ہیں، کیا ایسے کشمیر آزاد ہوگا؟!"[۱]۔

عظمتِ رفتہ کی بحالی

رفیقانِ ملّتِ اِسلامیہ! اتحادِ اُمّت کے داعی علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی سوچ صرف محراب و منبر تک محدود نہیں تھی، بلکہ بحیثیت مسلم رَہنما وہ ایک وسیع سوچ کے حامل قائد تھے، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ہمیشہ اُمّتِ مسلمہ کے اجتماعی مفاد کی بات کی، اُن کی کھوئی ہوئی عظمتِ رفتہ کی بحالی پر بات کی، یہود و نصاریٰ کے خلاف اتحادِ امّت کی اَہمیت پر زور دیا، آپ کو اپنی قوم میں سب سے زیادہ فکر مسلم نوجوانوں کی

---

(۱) دیکھیے: https://www.youtube.com/watch?v=tjMbb1PQMHQ.

رہی؛ کیونکہ علّامہ خادم حسین رضوی اس بات کو خوب جانتے تھے، کہ قوم کا مستقبل نوجوانوں سے وابستہ ہے! لہذا وہ ہمیشہ انہیں فرنگی طور طریقوں سے بچنے، اور اپنے آباء واَجداد کے اسلامی اَفکار و نظریات کو اپنانے کی پُر زور ترغیب دیتے رہے، فرماتے ہیں کہ "جو قومیں دَورِ انحطاط میں اپنے افکار و نظریات پر سختی سے کاربند رہیں، ان کے دوبارہ عزّت و وقار حاصل کرنے، اور سر بلند ہونے میں دیر نہیں لگتی، لیکن جو قومیں اپنے اَفکار و نظریات کو چھوڑ کر اَغیار کی نقّالی میں مصروف ہو جاتی ہیں، تباہی وبربادی ہمیشہ کے لیے اُن کا مقدّر بن جاتی ہے"(۱)۔

محراب و منبر سے وابستہ طبقے اور پیشہ وَر نعت خوانوں کی اِصلاح

میرے محترم بھائیو! قائدِ ملّتِ اسلامیہ علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تحفظِ ناموسِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ، اِصلاحِ مُعاشرہ پر بھی بھرپور توجّہ دی، اس حوالے سے انہوں نے کسی پہلو کو نظر انداز نہیں کیا، عوام الناس کے ساتھ ساتھ آپ نے محراب و منبر سے وابستہ طبقے کی بھی خوب اِصلاح فرمائی، امیرِ عزیمت علّامہ خادم حسین رضوی، مروّجہ پیری مریدی اور مروّجہ نعت خوانی کو بطورِ پیشہ اپنانے والوں، اور ان میں طرح طرح کی خُرافات متعارف کرانے والوں کے سخت خلاف تھے، وہ اپنے خطابات میں ان چیزوں کی بھرپور مذمّت فرمایا کرتے تھے۔

ایک موقع پر خطاب کرتے ہوئے قبلہ امیر المجاہدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ "آج ہمارے نعت خواں حضرات کہتے ہیں کہ "مدینے جاؤں تو لَوٹ کر واپس نہ آؤں" میں پوچھتا ہوں کہ جناب کیوں؟ آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے! یہاں واپس آکر

---

(۱) "تعلیلاتِ خادِمیہ" حرفِ آغاز، صـ۱۲۔

حضور ﷺ کے دین کا کام کون کرے گا؟! یہود ونصاریٰ کی آنکھوں میں آنکھیں کون ڈالے گا؟! تم لوگ قومِ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرح بنتے جا رہے ہو! حلوے تم لوگ کھاؤ! جیبیں تم لوگ بھرو! ہوائی جہاز کے ٹکٹس (Tickets) کا مطالبہ (Demand) تم کرو! اور دین کے لیے پتھر رسول اللہ ﷺ کھائیں! آج کا (پیشہ وَر) مولوی تقریر کر کے (اپنی ساری ذمّہ داریوں سے) فارغ ہو جاتا ہے، نعت خواں نعت پڑھ کر (اپنی ساری ذمّہ داریوں سے) فارغ ہو جاتا ہے، (کتنے افسوس کی بات ہے کہ اگر) حضور ﷺ کا اُمّتی پانچ ۵ نمازیں پڑھ کر یہ کہے کہ "میں نے دین کا کام کر لیا ہے"! نمازیں تم نے اپنے لیے پڑھیں! حج عمرے تم نے اپنے لیے کیے! مال و دَولت اور جائیدادیں تم نے اپنے لیے بنائیں! یہ بتاؤ کہ رسول اللہ ﷺ کی ناموس کی خاطر کونسا کام کیا ہے؟! اقبال کہتا ہے: ؏

تھے تو آبا وہ تمہارے ہی، مگر تم کیا ہو

ہاتھ پر ہاتھ دھرے منتظرِ فردا ہو![1]

علمائے دین کو نصیحت اور حکمرانوں کو دعوتِ فکر

جانِ برادر! مجاہدِ ناموسِ رسالت علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ صرف پاکستانی عوام ہی نہیں، بلکہ پورے عالَمِ اسلام کے رَہنما (Leader) تھے، آپ اپنی تقریروں میں ساری دنیا کے مسلمانوں کو مخاطَب کر کے دعوتِ فکر دیتے، اور عوام کے ساتھ ساتھ خواص کی بھی اِصلاح فرمایا کرتے، ایک بار علمائے دین اور حکمرانوں کو

---

(۱) "کلیاتِ اقبال" بانگِ دِرا، جوابِ شکوہ، حصّہ سِوم ۳، صـ ۲۳۰۔

نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ "علماء اپنی ذمّہ داری پوری کریں، ایک رشوَت لینے والا تھانیدار بھی اپنے تھانے کی بڑی حفاظت کرتا ہے، جب حضور ﷺ کا دین تخت پر ہوتا ہے تو پھر (وہاں امیر المؤمنین) سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی پوچھا جاتا ہے کہ "یہ لمبا کُرتا کیسے بنایا؟!"۔ اسلام اتنا طاقتور ہے کہ وہ پانامہ لیکس (Panama Leaks) جیسی نَوبت آنے ہی نہیں دیتا! اسلام سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے عظیم حکمراں کو بھی چھتیس ۳۶ پیوند لگے کپڑے پہنا دیتا ہے! اسلام امیر المؤمنین صدّیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے کفن کے لیے تیسری نئی چادر بھی خریدنے نہیں دیتا! اسلام وہ ہے جو حاکمِ وقت سیّدنا عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بیٹیوں کو بھی پیاز سے روٹی کھلا دیتا ہے! آج بیس ۲۰ قسم کے کھانے کھا کر، اور لاکھوں روپے لے کر تقریر کرنے والوں، نعتیں پڑھنے والوں کو کیا پتا کہ حضور ﷺ کے گھر میں تو ایک ایک ماہ تک چولہا نہیں جلتا تھا! ہوائی جہازوں میں سفر کرنے والے، لاکھوں روپے لینے اور طرح طرح کے کھانوں کی فرمائشیں کرنے والے مولویوں کو کیا پتا، کہ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے خالی پیٹ پتھر باندھ کر خندقیں کیسے کھودیں! انہیں کیا پتا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی قمیص پر چھتیس ۳۶ پیوند کیسے لگائے! علمائے کرام لوگوں کے سامنے اسلام کا یہ رحمت والا نظام بیان کریں، ورنہ کل بروزِ قیامت حضور ﷺ کے سامنے پیش ہو کر کیا جواب دیں گے ؟!"[۱]۔

امیر المجاہدین کی چند تعلیمات اور ملفوظاتِ مبارکہ

حضراتِ محترم! امیر المجاہدین علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے فرامین، ارشادات اور تعلیمات، آبِ زَر سے لکھے جانے کے قابل ہیں، امّتِ مسلمہ کی رَہنمائی

---

(۱) دیکھیے: "قائدِ ملّتِ اسلامیہ علّامہ خادم حسین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ" خدمتِ دین کے... الخ، ص۷۷، ۷۸۔

کے لیے علّامہ خادم حسین رضوی کی چند تعلیمات اور ملفوظاتِ مبارکہ حسبِ ذیل ہیں:

(۱) "حضورِ اقدس ﷺ کی تعظیم و توقیر ہر مسلمان پر فرضِ اعظم، بلکہ جانِ ایمان ہے"[۱]۔

(۲) "صرف باتوں سے بات نہیں بنے گی، دین نافذ کرنے کے لیے گھروں سے نکلنا ہو گا!"[۲]۔

(۳) "میری داڑھی سفید ہو گئی اور میں نے بہت سی کتابیں پڑھیں، مگر مجھے ایک روایت بھی ایسی نہیں ملی جس سے یہ پتا چلے، کہ کسی نے حضور ﷺ سے دو ۲ نمبری (دوغلہ پن اور مکّاری) کی ہو، اور وہ بچ گیا ہو!"[۳]۔

(۴) "اسلام کسی کی مدد کا محتاج نہیں، اسلام تو کمزوروں کو اتنی طاقت دیتا ہے کہ وہ ظالموں کے سامنے کھڑے ہو جاتے ہیں، اور فتح یاب ہو جاتے ہیں!"[۴]۔

(۵) "منافق کسی حال میں راضی نہیں ہوتا"[۵]۔

(۶) "اسلام قربانیوں کا نام ہے، چیخنے اور چلانے (واویلا کرنے) کا نام نہیں"[۶]۔

(۷) "سدا بادشاہی میرے رب کی ہے، اس حد تک آگے نہ جاؤ کہ پھر تمھیں اللہ کے غضب سے بھاگنے کے لیے جگہ بھی نہ ملے!"[۷]۔

---

(۱) ایضاً، ص۸۰ بحوالہ "ماہنامہ جہانِ رضا" امیر المجاہدین نمبر، فرامین امیر المجاہدین، ص۶۴۔
(۲) ایضاً، ص۶۲۔
(۳) ایضاً، ص۶۰۔
(۴) ایضاً، ص۸۰، ۸۱، ص۶۴۔
(۵) دیکھیے: "زاویہ نظر" مفتی منیب الرحمن صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ، روزنامہ دنیا، ۲۸ نومبر ۲۰۲۰ء۔
(۶) دیکھیے: "قائدِ ملّتِ اسلامیہ علّامہ خادم حسین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ" ص۸۱ بحوالہ "ماہنامہ جہانِ رضا" ص۶۱۔
(۷) دیکھیے: https://www.youtube.com/watch?v=tjMbb1PQMHQ&t=1964s.

(۸) "جو قومیں اپنی بنیادیں چھوڑ دیتی ہے وہ ختم ہو جاتی ہیں "[۱]۔

(۹) "تم علماء کو کہتے ہو کہ کیا تم دین کے ٹھیکیدار ہو؟ ہم ٹھیکیدار تو نہیں لیکن چوکیدار ضرور ہیں!"[۲]۔

(۱۰) "پاکستان کی ترقی ناموسِ رسالت اور ختمِ نبوّت پر ڈاکہ ڈال کر نہیں، بلکہ ان کا تحفّظ کرنے میں ہے "[۳]۔

(۱۱) "پاکستان کی ترقی میں رکاوَٹ، کرپٹ اور نا اہل حکمران ہیں "[۴]۔

(۱۲) "جب رسول اللہ ﷺ کا دین تخت پر ہو گا تو کوئی کسی کا حق نہیں مار سکے گا "[۵]۔

(۱۳) "ہمیں آخر کار دِین کی طرف آنا ہی ہو گا، اس کے سوا کوئی چارہ نہیں!"[۶]۔

(۱۴) "صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے پیٹ پر پتھر باندھ کر بھی نماز نہیں چھوڑی، اور تم عمدہ عمدہ کھانے کھا کر بھی کہتے ہو کہ دین پر چلنا مشکل ہے!"[۷]۔

(۱۵) "سُودی نظام ختم کر دو معیشت سنبھل جائے گی! انگریز کا کالا قانون ختم کر کے اللہ کا قانون نافذ کر دو، زمین سونا اُگلے گی!"[۸]۔

---

(۱) ایضًا۔

(۲) ایضًا۔

(۳) دیکھیے: "قائدِ ملّتِ اِسلامیہ علّامہ خادم حسین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ" ص۸۱ بحوالہ "ماہنامہ جہانِ رضا" ص۶۳۔

(۴) ایضًا۔

(۵) ایضًا۔

(۶) دیکھیے: "قائدِ ملّتِ اِسلامیہ علّامہ خادم حسین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ" ص۸۲ بحوالہ "علّامہ خادم حسین رضوی" ص۱۵۲۔

(۷) ایضاً، "ماہنامہ جہانِ رضا" "امیر المجاہدین نمبر، فرامین امیر المجاہدین، ص۶۲۔

(۸) "مجموعۂ فرامین امام خادم حسین رضوی" ۱/۳۰۔

(۱۶) "ناموسِ رسالت پر حملہ، دنیا کی سب سے بڑی دہشتگردی (Terrorism) ہے!"[۱]۔

(۱۷) "ایک جنگ شروع ہو چکی ہے، اور یہ ناموسِ رسالت ﷺ کی جنگ ہے، جو اس جنگ میں پیچھے رہتا ہے وہ رسول اللہ ﷺ سے غداری کر رہا ہے!"[۲]۔

(۱۸) "اگر ہم فیض آباد میں جل کر راکھ بھی ہو جاتے، تو حضور ﷺ کی ختمِ نبوّت کے مقابلے میں اس بات کی کوئی اَہمیت نہیں تھی"[۳]۔

(۱۹) "تمہارے بارے میں کوئی بات کرے تو شام سے پہلے پہلے تم اسے گھر سے اُٹھوا لیتے ہو؛ کہ ہماری بے ادبی ہوگئی، لیکن جب سرِ عام ختمِ نبوّت کا انکار کیا جائے، تو اس وقت قانون کے مُحافظ اور ادارے کہاں چلے جاتے ہیں؟!"[۴]۔

(۲۰) "جس کے پاس چار ۴ پیسے آجاتے ہیں وہ حضور ﷺ سے محبت کرنا چھوڑ دیتا ہے! ایسی "امیری" سے انسان "غریب" ہی بہتر ہے"[۵]۔

(۲۱) "اسلام کسی کا قرض نہیں رکھتا، اگر کسی نے صرف اسلام کے بارے میں کلمۂ خیر بھی کہہ دیا تو اسلام اس جملہ کے صدقے میں ہزاروں لوگوں میں اس کی تعریف کروا دیتا ہے!"[۶]۔

---

(۱) ایضاً، صـ۷۷۔
(۲) دیکھیے: "قائدِ ملّتِ اِسلامیہ علّامہ خادم حسین رحمہ اللہ تعالیٰ" صـ۸۲ بحوالہ "ماہنامہ جہان رضا" صـ۶۰۔
(۳) ایضاً، صـ۸۳ "ماہنامہ جہان رضا" "امیر المجاہدین نمبر، فرامین امیر المجاہدین، صـ۶۱۔
(۴) "مجموعۂ فرامین امام خادم حسین رضوی" صـ۱۲۔
(۵) "ماہنامہ جہانِ رضا" "امیر المجاہدین نمبر، فرامین امیر المجاہدین، صـ۶۱۔
(۶) ایضاً۔

(۲۲) "نوجوانو! تم اُٹھ کھڑے ہوئے، تمہارا اُٹھ کھڑا ہونا ہی کافی ہے! اسلام تمہاری جوانیاں بھی بچائے گا اور تمہاری عزّتیں بھی! اور اگر اسلام کے ساتھ چلوگے تو تمہارا نام بھی روشن ہوگا!"[1]۔

وصالِ پُرملال

حضراتِ ذی وقار! قائدِ ملّتِ اسلامیہ، پاسبانِ ختمِ نبوّت، مُحافظِ ناموسِ رسالت، شیخ الحدیث حضرت علّامہ مولانا حافظ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا انتقال بظاہر شدید علالت کے سبب ہوا، وفات سے چند روز قبل آپ کو تیز بخار تھا، شدید بیمار ہونے کے باوُجود فرانس (France) میں گستاخانہ خاکوں کی نمائش کے خلاف، فیض آباد دھرنے میں شرکت فرمائی، جہاں دسمبر کی سخت سردی اور مسلسل تیز بارشوں کے باعث آپ کی طبیعت مزید ناساز ہوگئی، فوری طبّی اِمداد بھی دی گئی لیکن کوئی اِفاقہ نہ ہوا، حکومت سے کامیاب مذاکرات کے بعد دھرنا ختم ہوا، تو آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ واپس لاہور (Lahore) تشریف لے گئے، جہاں ۳ ربیع الآخر ۱۴۴۲ھ/۱۹ نومبر ۲۰۲۰ء بروز جمعرات قبلہ امیر المجاہدین علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی طبیعت اچانک زیادہ خراب ہوئی، ایمبولینس (Ambulance) کے ذریعے فوری طور پر ہسپتال (Hospital) لے جایا گیا، لیکن آپ جانبر نہ ہو سکے، اور تقریبًا آٹھ ۸ بج کر اڑتالیس ۴۸ منٹ پر، آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے داعیٔ اجل کو لبیک کہا اور اس دنیائے فانی سے کوچ فرماگئے، إنّا لله وإنّا إليه راجعون!

---

(۱) ایضاً، ص۶۲۔

حفظِ ناموسِ نبی کا دے گیا درسِ عظیم
اُس کی ہیبت سے تھا لرزیدہ دل دُزدِ رجیم!

کیا جواں پیرانہ سالی میں تھا اُس کا وَلوَلہ
دشمنوں پہ برق لیکن اہلِ حق کا تھا ندیم![1]

نمازِ جنازہ اور تدفین

رفیقانِ ملّتِ اِسلامیہ! امیر المجاہدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نمازِ جنازہ میں پاکستان (Pakistan) کے ساتھ ساتھ، دنیا بھر سے علماء، مشایخ اور دیگر لوگوں نے جُوق دَر جُوق شرکت کی، یہاں تک کہ بسوں، ٹرینوں اور ہوائی جہاز کے ٹکٹ ملنا بہت دُشوار ہوگئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نمازِ جنازہ اکیس ۲۱ نومبر ۲۰۲۰ء بروز ہفتہ، دوپہر دو ۲ بجے کے قریب "مینارِ پاکستان" گراؤنڈ (گریٹر اقبال پارک) میں ادا کی گئی۔ جنازے میں لاکھوں لاکھ اَفراد نے شرکت کی، مینارِ پاکستان گراؤنڈ مکمل بھر گیا، نیز اَطراف کی تمام سڑکیں بھی کئی کئی ہزار میٹر (Meters) تک بھر چکی تھیں، اور یقینی طَور پر یہ جنازہ پاکستان کی تاریخ کا سب سے بڑا اجتماعِ جنازہ تھا۔ ؏

آہ کہ رخصت ہوئے دنیا سے وہ بطلِ جلیل
جن کی نگاہِ مست میں دنیا وما فیہا قلیل!

فیضِ عشقِ مصطفی جاری وساری آج بھی
دیکھ لے ان کا جنازہ بےنظیر و بےمثیل![2]

---

(۱) دیکھیے: "قائدِ ملّتِ اسلامیہ علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ" باب ۴: منظوم مناقب، ص ۲۱۱۔
(۲) ایضًا، غازیٔ ختمِ نبوّت پیکرِ عشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، ص ۲۱۰۔

نمازِ جنازہ کی ادائیگی کے بعد ملتان روڈ پر واقع "مدرسہ ابو ذر غِفاری" (جامع مسجد رحمۃ للعالمین) میں امامِ غیرت وحَمیت، امیر المجاہدین، علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی تدفین عمل میں آئی۔ آپ کا مزارِ پُرانوار مَرجعِ خلائق ہے، جہاں ہر وقت شمعِ رسالت کے پروانوں کا ہجوم رہتا ہے۔ ع

سنے کون قصۂ دردِ دل، میرا غمگسار چلا گیا

جسے آشناؤں کا پاس تھا، وہ وفا شِعار چلا گیا![1]

عالَمِ اِسلام کے لیے دعوتِ فکر

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! یورپی ممالک میں گزشتہ دو۲ دہائیوں سے، مصطفٰی جانِ رحمت صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کی ناموس پر حملوں میں بہت تیزی سے اضافہ ہوا، لیکن توہینِ رسالت پر مبنی اِن شُرور وفِتن کے خلاف اسلامی ممالک کی جانب سے ردِّ عمل مایوس کُن ہے، مسلم حکمراں اپنی شخصی اور مُعاشی کمزوریوں کی بنا پر، عملی طور پر کچھ کرنا تو در کنار، مذمّت کے طور پر ایک رسمی بیان جاری کرنے کی بھی اپنے اندر ہمت نہیں پاتے! عالَمِ اسلام کی اکثریت کا خیال ہے کہ ہم ہزاروں میل دُور بیٹھے یورپی ممالک (European Countries) کا کیا بگاڑ سکتے ہیں؟! یا اُن سے اپنی بات کیسے منوا سکتے ہیں؟! قبلہ امیر المجاہدین علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اپنی مخلصانہ کوششوں سے، عملی طَور پر یہ سب کچھ کر کے دکھایا اور فرمایا کہ "اگر مسلمان اللہ تعالی کے دین کے لیے کھڑے ہو جائیں تو آج بھی اللہ تعالی کی مدد ضرور آئے گی! ہماری مشکلات کا

---

(۱) کلامِ پیر نصیر الدین شاہ نصیر گولڑوی صاحب۔

سبب یہ ہے کہ ہم اللہ ربّ العالمین کے دِین کے لیے کھڑے ہی نہیں ہوتے!"۔

آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اسلام کے وہ مردِ مجاہد تھے، جن کی ایک للکار سے پورا عالَمِ کفر کانپ اٹھتا تھا! فیض آباد میں وہیل چیئر (Wheel Chair) پر بیٹھے بیٹھے آپ نے یورپ (Europe) کی دجّالی قوّتوں کو اپنے فیصلے بدلنے پر مجبور کیا! لادِینوں (Liberals) اور موم بتی مافیا کو ناکوں چنے چبوائے! اقتدار کے نشے میں چُور حکمرانوں کی نیندیں حرام کیں! اور خوابِ غفلت میں سوئی مسلم قوم کو بیدار کر کے انہیں مُحافظِ ختمِ نبوّت بنایا، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے زندگی بھر مصطفی جانِ رحمت صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کی عزّت وناموس پر پہرہ دیا، اور بیک وقت کئی محاذوں پر اسلام کا دِفاع کیا۔

لہٰذا آج ضرورت اس اَمر کی ہے کہ ہم بھی امیر المجاہدین علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے نقشِ قدم پر چلیں، ان کی تعلیمات پر عمل کریں اور ان کے اَفکار ونظریات کو اپنائیں؛ تاکہ کسی کو حضور نبیٔ کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے کی جراَت نہ ہو، اور ایشیا (Asia) سے لے کر یورپ (Europe) تک کوئی ایسی ناپاک جسارت کرنے سے قبل ہزار بار سوچنے پر مجبور ہو! ؏

اسلام کے اے مردِ مجاہد تجھے سلام
اے کاروانِ عشق کے مرشِد تجھے سلام!

خادِم حسین رضوی امیر المجاہدین
اے مہرِ انقلاب، اے قائد تجھے سلام!

آواز تیری شعلہ وشمشیر بن گئی
اے جانشینِ طارق وخالد تجھے سلام!

تا عمر کی حفاظتِ ناموسِ مصطفی
اے سُنیوں کے رَہبرِ راشد تجھے سلام!
جبر وستم کی چھاؤں میں بھی تو ڈٹا رہا
رَسمِ حُسینیت کے مجدِّد تجھے سلام!
مشغول ہیں دعا میں فریدی کے جان ودل
فضلِ خدا ہو تیرا مُساعِد تجھے سلام![1]

دعا

اے اللہ! قبلہ امیر المجاہدین علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو بلندیٔ دَرجات عطا فرما، انہیں جنّت میں حضور نبیٔ کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے پڑوس میں جگہ عطا فرما، ہمیں ان کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما، ان کے اَفکار ونظریات کو اپنانے کا جذبہ وسوچ عنایت فرما، حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے دین کو تخت پر لانے کے لیے عملی طَور پر جدّ وجہد کرنے کی ہمت عطا فرما، اور علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے مشن تحفّظِ ختم نبوّت اور تحفّظِ ناموسِ رسالت کو جاری رکھنے کی توفیق مَرحمت فرما!۔

اے اللہ! ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے، قرآن وسُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دو عالَم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور صحابۂ کِرام رضی اللہ تعالٰی عنہم کی سچی محبّت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

---

(۱) دیکھیے: "قائدِ ملّتِ اِسلامیہ علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ" باب ۴، صـ۲۰۷-۲۰۹، ملتقطاً۔

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکّا باعمل عاشقِ رسول بنا، ہماری صفوں میں اتحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں کا پابند بنا، سستی و کاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اِخلاص کی دَولت عطا فرما، تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی بحسن وخوبی انجام دینے کی توفیق عطا فرما، بخل و کنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں ملک وقوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتحاد واتفاق اور محبت واُلفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی وچھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو کامل شِفادے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے ربِ کریم! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ رکھ، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم کر دے، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کر دے، ہمارے اعمالِ حسنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، کفّار کے ظلم وبربریت کے شکار ہمارے فلسطینی وکشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، دنیا بھر کے مسلمانوں کی جان ومال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما، آمین یاربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.